REGISTRED L No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ | نمبر ۵۰

مفید کتابیں! مفید کتابیں! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن ۵ر
۲- اصلاح اخلاق ۴ر
۳- اصلاح حفظان صحت ار
۴- اصلاح زراعت ۱ر
۵- افلاس ہند اور اس کی تردید ار
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر
۷- بچوں کی پرورش ۶پائی

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ ہیں چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں بلکہ ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح ۱ر
۲- خدائے اسلام ۲ر
۳- ینابیع القرآن ۳ر
۴- الکفارہ ۲ر
۵- بائبل یا قرآن ۱۰ر
۶- مسیح ابن اللہ ۲ر
۷- اثمار شیریں ۴ر
۸- میزان الحق ۴ر
۹- کشف القرآن ۶ر
۱۰- الکندی ۱۲ر
۱۱- عقائد اسلامیہ ۱۰ر
۱۲- آئینہ قرآن ۶ر
۱۳- دین اسلام ار
۱۴- ینابیع الاسلام ۸ر

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن ۴ر
۲- سپرداے ۶ر
۳- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر
۴- وشنو کے دس اوتار ۲ر
۵- رشیوں کا آبائی وطن ۲ر
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت ۶پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
۸- ویدوں کی قربانیاں ۳پائی

۹- ویدک تصنیفات ۱ر
۱۰- ویدوں کی دیوتاپرستی ۳پائی

چاہیے کہ ہرایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور ان سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۴ر ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی ۴ر
۵- طریق دعا ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۸- القاب مسیح ۴ر
۹- اورادسیرت المسیح ۸ر
۱۰- راحت القلوب ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر
۱۳- انجیل داؤد ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض - ۴ر و ۱۲ر رومن ۸ر

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھروں میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور ان کا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ریلیگی) عہ
۲- مسیح کی زندگی (دستاگر) ۱۲ر
۳- حیات پولس ۴ر
۴- تاریخ مذہب ۸ر
۵- تاریخ روم ۸ر
۶- تاریخ مصر ۸ر
۷- مرقع روس ۸ر

۸- یروشلم کے آخری ایام ۳ر
۹- سکندر اعظم ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ ۶ر
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲ر
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳ر

ہرایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

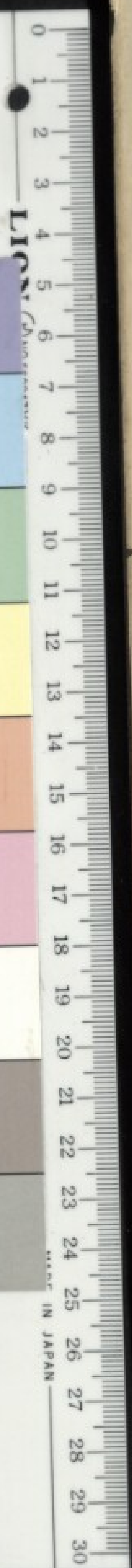
۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر ۶ر
۲- مارکوپولو ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر
۴- روضۃ الکبریٰ ۶ر
۵- سیر ہند - معہ تصویریں عہ
۶- شہیدان کارتھیج ۱۲ر
۷- حالات جاپان ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان ۴ر
۹- رابنس کروسو ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸ر
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸ر
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴ر
۱۳- تلاش حق اردو ۴ر
۱۴- تلاش حق رومن ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶ر
۱۶- سورج پرکاش ۶ر و ۲ر ۱ر
۱۷- عزت بیشمال ۵ر و ۸ر
۱۸- چندر لیلا ۲ر و ۶ر
۱۹- ابن حجر ۸ر
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸ر
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵ر
۲۲- چلینی اور کرونا ۴ر
۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال ۱۳ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عہ
۲۶- کلیاں اور بالیا ۲ر
۲۷- فوز العظیم ۲ر
۲۸- دولت لازوال ۸ر

یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور ان کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہرایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظین از مسیحی تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲ر
۴- تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن ۸ر
۵- اگسٹن کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر تصویردار عہ
۷- راہ زندگی ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸ر
۹- گنجینہ اسلام ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳ر
۱۱- کشف الحقائق ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح ۸ر
۱۴- حیات مسیح ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ وحکومت ۸ر
۱۷- راہ نجات ۴ر
۱۸- عہد جدید ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم ۲ر
۲۱- ہند میں مسیحیت ۱ر
۲۲- دو سوال - تناسخ تعلیم کارد از روئے فلاسفی ۳ر
۲۳- شادی کی بابت ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون ۶پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ جمعہ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ملتان میں ایک بڑھیا عورت نے صبح ہی اُٹھکر چراغ جلایا اور کوئی چیز تلاش کرنے کے لئے کوٹھڑی میں گئی- مگر اتفاق سے اُس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی- اُس کے غل مچانے پر اُس کی بیٹی نے آگ بجھانی چاہی- مگر بدحواسی سے اُس کے کپڑوں میں بھی آگ لگ گئی- اور ماں بیٹیاں دونو جلکر مر گئیں کیونکہ گھر کا دروازہ بند ہونے کے سبب کوئی شخص اُن کی مدد کو نہ پہونچ سکا-

مکسیکو کے اکثر مقامات میں لڑائی ہوئی- بلوائیوں کے دو لڑائیوں میں کامیاب ہونے کی خبریں آئی ہیں- حالت بہت نازک و خطرناک ہو- گورنمنٹ نے بلوائیوں کو تاراجی کے واسطے ہتھکڑیں پر خود قبضہ کر لیا ہے-

کرسمس کے لئے مسافروں کی سہولیت کے لئے بمبئی- بڑودہ- سنٹرل انڈیا ریلوے نے ظاہر کیا ہے کہ اوّل درجہ دوئم درجہ کے مسافر ریل سے زیادہ سفر کرنے کی حالت میں ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے پر واپسی ٹکٹ حاصل کر سکیں گے ٹکٹ روانگی کیم یا ۳۱ دسمبر ۱۹۱۰ء اور واپسی کا ۳ جنوری ۱۹۱۱ء تک دستیاب ہو سکیگا-

تمام جہان میں ساٹھ کروڑ آدمی گورے رنگت والے پائے جاتے ہیں- زرد رنگت کی نسل میں سے کروڑ آدمیوں کا شمار کیا گیا ہے نیلے رنگ کی نسل کے ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ آدمی موجود ہیں- ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ شخص گندمی رنگ کے ہیں- ۱۵ کروڑ شخصوں کی رنگت لال بتائی جاتی ہے-

ایک جاپانی ماہر نے مصنوعی روئی بنانے کی ایجاد جاری فرمائی ہے- اُس کا بیان ہو کہ مصنوعی روئی ایک روپیہ میں اصل روئی سے دو گنا زیادہ ملسکیگی- جاپانی ماہر تجربہ کرتے کرتے اس راز کو پاگیا ہے مصنوعی روئی کے خاص قسم کے تیزاب اور بانس کے چھلکوں سے بنائی جاتی ہو-

انگلستان کے مقام برٹن میں مویشیوں کی نمائش کے موقعہ پر حال میں ایک اعلیٰ ذات کا بیل ساڑھے دس سو گنی پر نیلام کیا گیا جو قریب ساڑھے سولہ ہزار روپیہ کے برابر ہے دیگر زراعتی بیل ۴۲۰-۶۰۰-۵۸۰-۵۲۰ گنی پر خریدے گئے وہ خواہش نسل کے قابل ہونگے-

مرادآباد میں ۴۴ ڈاکوؤں کا ایک گروہ پکڑا گیا- اُس کا سرغنہ خدابخش نام ہو- اُن میں سے ۵ نے رہائی پائی اور باقی ۴۴ سشن سپرد کئے گئے- استغاثہ کے گواہ تین درجن سے زیادہ ہیں- اس گروہ کے جرائم کا سلسلہ کئی برسوں سے جاری تھا پہلے سرغنہ خدابخش پکڑا گیا- ثبوت جرم پر اُس نے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا پائی- تب اُس نے معافی کے وعدے پر تمام ساتھیوں کے گرفتار کرانے پر آمادگی ظاہر کی وہ تو چھوٹ گیا اور یہ لوگ چُن چُن کر پکڑے گئے- اُن کے جرائم سنگین کا راز فاش کیا گیا ہے- سخت رہزنیوں- خونی ڈکیتیوں- ہوشربا وارداتوں اور بیدردانہ قتلوں کا سلسلہ ظاہر کیا گیا ہے-

لارڈ ہارڈنج صاحب بہادر آئندہ ویسرائے ہند نے ایک جلسہ میں بجواب ایڈریس بیان فرمایا کہ اس زمانہ میں اُس کے خدشوں کا خوف محض وہمی ہو- بلکہ وہ زمانہ اب نہیں رہا- جب خلیل خاں فاختہ اُڑاتے تھے- انہوں نے فرمایا کہ ہم ہندوستان میں گورنمنٹ کو مضبوط کرینگے- انہوں نے کل فرقوں سے اپیل کی کہ وہ باہمی اتحاد کو پختہ کریں- اور اس قائم رکھنے کے حامی ہوں

سلانیک کا تار مظہر ہے کہ وہ شرقی ریلوے لائن پر ایک مال گاڑی جارہی تھی- ناگہاں بمب کا ایک گولہ پھٹا جس کے صدمہ سے ٹرین پٹڑی سے اُتر گئی- تین گاڑیاں چکناچور ہوگئیں ڈرائیور مجروح ہوگیا اور باقی کسی کو جانی نقصان نہیں پہونچا سلانیک میں اس واقعہ سے سخت بے چینی پھیل رہی ہے-

ترکوں کی حملہ آور فوج نے توم وروز کے قلعہ شبہا پر قبضہ کر لیا- جو باغیوں کا سب سے زیادہ مضبوط قلعہ اور مایہ ناز مقام ہو- اب گویا ترکی فوج ظفر موج نے باغیان وروز کو گردن سے پکڑ لیا ہے- یہ سب حالات اُمید دلاتے ہیں کہ اب تھوڑے ہی دنوں میں اُن لوگوں کی سرکشی مبدل بہ اطاعت ہو جاوے گی اور جبل- حوران اور اُس کے نواح میں امن وامان قائم ہو جاویگا-

⁂

ایڈیٹوریل نوٹس

خود انکاری

نمبر ۲

گذشتہ نمبر میں ہم نے دکھلایا تھا کہ اصل خود انکاری یہ نہیں کہ ایک یا دو باتوں میں خود انکاری کی جاوے بلکہ یہ ہے کہ تمام باتوں میں خود انکاری ہو۔ بائبل کی باتوں میں اس بڑے خود انکار خداوند یسوع مسیح نے خود انکاری کے متعلق کوئی بھی ایسا نقطہ نہ چھوڑا کہ جسکو اُس نے پورے طور سے انجام نہ دیا۔

(۱) آسمان کی سکونت کو چھوڑا۔

(۲) الٰہی ذات کی عظمت کو کچھ وقت کے لئے چھوڑ دیا۔ جو در حقیقت ایک بڑا عجیب معاملہ نظر آتا ہے۔ مگر ضرور ایسا ہوا۔

(۳) تمام آرام اور عیش کو ترک کیا۔

(۴) حکومت اور اختیار اور جلال و حشمت سے خالی ہوا۔

(۵) مجسّم ہوا۔ نہ صرف انسان کی شکل و صورت کو اختیار کیا بلکہ اُس کے ادنےٰ درجے اور تمام قسم کے دکھ درد وں کو بھی سہا پوری انسانی حالت کو اختیار کیا۔

(۶) پست بنا اور تمام قسم کی تکلیفات کو گوارا کیا۔ لعن طعن اور بے عزتی کو برداشت سے سہا۔

(۷) عوضی بنکر مجرم کی جگہ کھڑا ہوا۔ ذلیل ہوا۔ سزا کو اٹھایا اُس پہ تمسخر کیا گیا۔

(۸) مصلوب ہوا۔ اپنی جان کفارے میں دے دی۔ اور گناہ کا فدیہ ادا کر دیا اور انصاف کو پورا کیا۔

تمام باتوں میں وہ خود انکار بنا نہ کہ ایک دو باتوں میں ایک بات بھی اُس نے نہ چھوڑی۔ جسکو بڑے حوصلے سے اُس نے پورے طور سے انجام نہ کر دیا ہو۔ اور اسلئے وہ سب سے بڑا خود انکار ثابت ہوا۔ جس کا نظیر تمام دنیا میں دوسرا نہیں ہے ٭

شُبہ جات پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے کچھ عرصہ سے اپنے لیکچریں ہمعصر پرکاش میں شایع کروا رہے ہیں جن میں وہ آریہ مذہب کی فضیلت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ پرکاش مطبوعہ ۴ دسمبر ۱۹۱۰ء میں اُس کے ۹ صفحے کے پہلے کالم میں "ہم تمام آپس میں بھائی ہیں" کے عنوان کے نیچے وہ بڑے زور و شور سے ذیل کی عبارت درج فرماتے ہیں ٭

"میں نے اپنے مختصر سے نوٹس میں اِس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی زمانہ تھا کہ جبکہ سارے سنسار میں ویدک دھرم پھیلا ہوا تھا۔ اب میں ایک اور غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ آریہ سماجیوں پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ خطرناک ہیں اس لئے کہ وہ اپنے پراچین دھرم کو کسونا چاہتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اے انگلستان نواسیو! ہم اپنے دھرم کو کسونا نہیں چاہتے بلکہ ہم تمہارے پراچین دھرم کو پر حیوت کرنا چاہتے ہیں۔ اے یونان کے باشندو! ہم تمہارے آبائی اجداد کے قدیم مذہب کا پرچار کرتے ہیں۔ اے روم اور مصر کے رہنے والو ہم تمہارے پراچین بزرگوں کے دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ تم ہمیں غلط سمجھتے ہو پر ہم اور تم ایک ہیں اپنے پراچین رشیوں کی ایک ہی سنتان ہیں آپ کے اور ہمارے بزرگ ایک تھے اس لئے ہم تمام دنیا کے لوگوں کو گلے لگانے کے لئے تیار ہیں"

پروفیسر صاحب بڑے جوشیلے الفاظ میں دعوٰی تو بہت اچھا کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بہت بہتر ہوتا۔ مگر ہماری دانست میں ویدک تعلیم جو انسانوں کو علیحدہ علیحدہ ذاتوں اور درجوں میں تقسیم کرتی ہو جس کی وجہ سے بہت قدیم سے نااتفاقی اور چھوت چھات ہے بہت سے لوگ نیچے سے نیچے تک گرائے گئے اور اب تک گرے ہیں۔ اگرچہ اب ان کے اُٹھانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ مگر تا حال ناکامیابی کی صورت ہو تو کیونکر ایسا دعوٰی سچ ٹھہر سکتا ہے۔ ایسا دعوٰی دین عیسوی ہی بڑی آزادگی سے کر سکتا ہے جس نے صلح اور ایک تائی کا اصول شروع ہی سے قایم کیا اور سب ہی آدم کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر کے محبت کی گرہ سے یگانگت اور میل ملاپ کو قایم کرتا ہے۔ اگر ویدک دھرم میں یہ خوبی ہوتی تو ایسے نفاق جو اب تک چلے ہوئے ہیں کیوں ہوتے؟ ٭

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ ماہ جون ۱۹۱۰ء کے آخری صفحہ پر روس کے ملک میں کسی نئے فرقے کا ذکر کر کے جن کی خام خیالی کا اصول ناحق خودکشی کرنا تھا۔ ذیل کی عبارت تحریر کرتا ہے۔ "کہ یہ فرقے اس بات کا ایک مُتین ثبوت ہیں کہ مذہب عیسائیت میں ایک گندہ عنصر ہمیشہ موجود رہا ہے۔ اکثر ملکوں میں یہ گندہ عنصر نسبتاً بے ضرر شکل میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ لیکن اگر مذہب عیسائیت کی تاریخ ایک قابل اور سمجھدار مورخ کی قلم سے لکھی جاوے تو اس میں بہت سی اس قسم کی دلچسپ باتیں ملینگی"

اقتباس مندرجہ بالا کو ہم اس لئے پیش ناظرین کرتے ہیں تاکہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز کے عالم و فاضل شخص کا تعصب اور دین عیسوی سے نفرت قلبی کا اظہار ظاہر کریں۔ ہم کو ایسی تحریر پر جو ایک لائق و فائق شخص کی قلم سے نکلے افسوس آتا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ اگر کسی مذہب کے لوگ کوئی فاش غلطی کریں اور اپنے غلط خیال سے کوئی بدعت ایجاد کریں تو اس مذہب پر کیا داغ یا دھبا لگ سکتا ہے؟ اور کیا یہ اس مذہب کا گندہ عنصر کہلا جا سکتا ہے؟ ہاں اگر مذہب کی تعلیم میں وہ خیال پایا جاوے تو بات دیگر ہے ورنہ ایسے لوگوں کی بدعت سے کسی طرح سے وہ مذہب بدنام نہیں ہو سکتا اگر ہم کہیں کہ ظلم کا گندہ عنصر اسلام میں پایا جاتا ہے اور اس کی تصدیق کے لئے عرب کی یا افغانستان کی تند اور خونخوار اقوام کی نظیریں دیں تو کیا یہ کوئی اہل اسلام مانیگا؟ شاید ہرگز نہیں اسی طرح کا یہ معاملہ ہے اور باقی رہی تواریخ جسکے لئے ایسے مورخ کی ضرورت ہے۔ جو قابل اور سمجھدار ہو بہتر ہو کہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز دین عیسوی کی ایسی تاریخ لکھکر ایسے خطاب حاصل کریں اور پھر دیکھا جاویگا کہ انکو ایسی کتنی باتیں تواریخ میں درج کرینگے

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۰ء میں ایڈیٹر صاحب نے ذیل کا غلط بیان درج کیا ہے جس کی طرف ہم اُنکی توجہ لگانا چاہتے ہیں۔ صفحہ ۲ سطر ۱۴ "مغربی تہذیب کے بانی حضرت عیسی علیہ السلام عربستان میں ہوئے جہاں بے شمار پیغمبروں کا نیک اور پاک وجود ظہور میں آیا"۔ نہ تو خداوند یسوع مسیح مغربی تہذیب کے جس کو آپ سمجھتے ہیں بانی ہوئے اور نہ وہ عرب میں پیدا ہوئے اور نہ کوئی بڑا پیغمبر عرب میں پیدا ہوا۔ تمام دنیا کے لئے انجیل مقدس نجات کا مژدہ ہے اور اُس کی تعلیم سب کے لئے دستور العمل ہے۔ خداوند یسوع کی پیدائش ملک عرب میں نہیں ہوئی بلکہ ایشیا کوچک کے ایک چھوٹے قصبے میں ہوئی۔ جس کا نام بیت الحم تھا اور وہ ملک یہودیہ میں واقعہ ہے۔

ریویو

"ثالوث مقدس کی توحید اور امرتسر کے رسالہ مسلمان کے ایڈیٹر صاحب کو جواب الجواب"۔ اس نام کا ایک رسالہ ۹۰ صفحہ کا جس کے آخر میں "خدا محبت ہے" کا مضمون بھی درج ہے۔ ڈاکٹر برخوردار صاحب سول سرجن ریاست چمبہ (پنجاب) نے تصنیف کیا ہے اور ریویو کے لئے ہمارے دفتر میں بھیجا ہوا ہے یہ ہماری میز پر پڑا ہے۔ ہم نے اس کو اوّل سے آخر تک پڑھا ہے ڈاکٹر صاحب نے اس مشکل مضمون پر جو کچھ لکھا ہے وہ نہایت عالمانہ اور فلسفانہ خیالات سے اس مسئلے کا بیان کیا ہوا اور معترضوں کے اعتراضوں کا جواب دیا ہے ثالوث مقدس کی توحید کے کئی طرح کے ثبوت ڈاکٹر صاحب نے دیئے ہیں جو قابل غور ہیں اور اُس کے علاوہ اور کئی ایک باتوں کا بیان بھی پایا جاتا ہے جو محمدی مذہب سے متعلق ہیں۔ مسلمان بھائیوں کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے اور نیز مسیحی منادوں کو بھی اس کو منگوا کر پڑھنا چاہئے۔ ان کو مسلمانوں کے ساتھ گفتگو کرتے وقت اس سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ اس کی قیمت بمعہ محصول ڈاک صرف ۳؍ ہے جو مصنف سے مل سکتا ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ: اگر حضرت نبی کریم صلعم ایسے مجرموں کی گوشمالی کے لئے مستعدی ظاہر نہ کرتے تو یہ وحشی قومیں دلیر ہو جاتیں اور بڑی بڑی سختیاں گزرتیں۔

اقول: لیجئے ایڈیٹر صاحب یہاں اس بیان سے دفاعی جنگ تو صاف اُڑ گئے یہاں تو جنگوں کی وجہ عرب کی قوموں کو گوشمالی دینا مطلوب تھا نہ کہ خود حفاظتی کا معاملہ تھا۔ اب کیا ثبوت باقی رہا کہ دفاعی جنگ ہوئے اور خود حفاظتی کیلئے کئے گئے؟

قولہ: یہ مجرمان کو اس امر کا یقین دلانے کیلئے کافی تھا کہ آئندہ اگر وہ ایسے جرائم کے مرتکب ہونگے تو مسلمان ایسے لوگ نہیں کہ بغیر سزا کے چھوڑ دینگے۔

اقول: اس بیان سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے جنگوں کی خاص وجہ ان اقوام کو ترکی بترکی مقابلہ کرنا بلکہ ان کو قہر آلود حکومتانہ طور سے اپنا دبدبہ بٹھلانے کیلئے جبر سلطانی طریقے کو استعمال کرنا تھا نہ کہ خود حفاظتی کا کمزور پہلو اختیار کرنا تھا۔

قولہ: اس لئے جب حضرت زید کے زخم اچھے ہو گئے تو ان کو ایک مضبوط فوج کے ساتھ اس ڈاکو سردار کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا۔

اقول: ڈاکوؤں کی سرکوبی کے لئے جنگ کرنا دفاعی جنگ نہیں کہلایا جا سکتا۔ ہاں اگر وہ خود چڑھائی کریں۔ ان کے حملے کو روکنا البتہ خود حفاظتی کا فعل کہا جا سکتا ہے مگر سرکوبی کے لئے چڑھائی کرنا اور حملہ آور ہونا اس خود حفاظتی کے کام سے بڑھ جاتا ہے اور سختی اور ظلم کا نتیجہ ہوتا ہے۔

قولہ: حضرت زید نے عدم واقفیت کے باعث بنی جذام کے ایک اور قبیلے پر حملہ کر دیا جو کہ آنحضرت سے عہد و پیمان کر چکے تھے۔

اقول: جب لوٹ کا بازار گرم تھا تو پھر کیا ہرج تھا جس کو دیکھا لوٹ لیا!

قولہ: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ قبیلہ والے حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں تو آپ نے محمد ابن مسلمہ کو دس آدمیوں کے ساتھ اسباب کی تصدیق کرنے کے لئے بھیجا۔ مگر ذی القصہ پر بہت لوگوں نے اُس کو گھیر لیا۔ اور تھوڑے سے مقابلے کے بعد محمد ابن مسلمہ کے سب ساتھی شہید ہو گئے۔ اور وہ خود بھی مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ جب یہ خبر مدینہ پہونچی تو ان مجرمین کی سرکوبی کے لئے فوراً چالیس سوار روانہ کئے گئے لیکن وہ مجرم پہاڑیوں میں جا چھپے۔ مسلمانوں کی اس جماعت کا سرد مہری سے شہید کر دینا اور بار بار لوٹ مار کا مرتکب ہونا ایسے امور ہیں جو مسلمانوں کے گرد و نواح کی اقوام اوضاع و اطوار پر روشنی ڈالتے ہیں کیا ان واقعات کو دیکھکر بھی عیسائی اور ہمارے دوسرے مخالف اب بھی اس امر کو تسلیم نہیں کرینگے کہ مسلمانوں کو تلوار مجبوراً اٹھانی پڑتی تھی؟

اقول: یہ تو عوض معاوض کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ تلوار پکڑ کر سرکوبی کرنا سزا دینا اور ان کو مارنا اور لوٹنا اور سب اس قسم کے امور صاف ادلے کا بدلہ نظر آتے ہیں۔ اگر خود حفاظتی ہی کا کام تھا تو اس قدر جھگڑوں سے کیا مطلب تھا؟ صرف اپنی حفاظت کرتے اور اپنے حسن و سلوک سے ان کو نیک نمونہ دیکر درست راہ پر لاتے لیکن ان کے معمولی دستور کی مانند لڑائی کی گرم بازاری کرنا اور خود حملہ آور ہو کر اُن کی بیٹھے بٹھائے سرکوبی کرنا خود حفاظتی میں داخل نہیں ہر طرفین سے لوگ مرتے تھے۔ اس میں شہادت کا کونسا کام تھا ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو ناحق جنگ کرنے اور لوٹ مار کرنے کے لئے مجبور نہیں سمجھ سکتے بلکہ اگر کہیں کہ وہ آپس میں جیسا کہ عرب کا دستور تھا عوض معاوض کی لڑائیاں کرتے تھے اور اپنا اپنا مطلب مدنظر تھا تو درست ہے۔

باقی آئندہ



اقتباس

کتاب کی دنیا میں کوئی شئے اگر انسان کی سچی غمگسار۔ تنہائی کی مونس ہرحالت کی شریک کیلئے کی معاون ہو سکتی ہے تو وہ کتاب ہے۔ جس چیز کی انسان اپنی زندگی میں کبھی خواہش کرے اگر اسکو پورا کر سکتی ہے تو کتاب۔ شادی اور غم میں سفر اور حضر میں خلوت اور جلوت میں اگر کوئی مونس ہو سکتا ہے تو کتاب۔ اگر دنیا میں عصر یگانہ و ہر شخص کے اعلیٰ ترین خیالات ہمیں کہیں مل سکتے ہیں تو کتاب میں گویا دنیا بھر کی نصیحتیں کتاب میں مہیا۔ کتاب وہ شئے ہے کہ جسکے مقابلہ میں دولت کے جمع کرنے یا کسی اور قسم کی شہرت حاصل کرنے کو بالکل ہیچ سمجھا جاتا ہے اسکے سامنے قیمتی سے قیمتی چیزیں اور عمدہ سے اعلیٰ جواہرات کی وقعت ریت کے ذروں سے بھی کم کم ہو جاتی ہے اسکے ذریعہ سے معرفت الٰہی۔ ذات باری کی وحدت۔ منصف حقیقی کی معدلت۔ خدا پرستی۔ خدا ترسی کریم پاک کی رحمت۔ اُس کا حلم اُس کا غضب اُس کا فضل اُس کا کرم سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے کتاب کیا ہے گویا دریا ایک کوزے میں بند ہے۔ اے میرے پاک پروردگار کی عطا کردہ نعمت تو ایسی نعمت عظمیٰ ہے کہ جتنی تیری قدر کروں کم ہے تو ایسی لذیذ غذا ہے کہ جس نے تجھے ایک بار چکھا وہ ہمیشہ کیلئے تیرا گرویدہ ہو گیا تو ایسا خوش ذائقہ پانی ہے کہ جس نے تجھے ایک مرتبہ پیا عمر بھر تیرا تشنہ خواں ہو گیا۔

اے میری پیاری کتاب تو میری ایسی دوست ہے جو کبھی رنجیدہ نہیں کرتی کبھی مجھ سے تو کچھ طلب نہیں کرتی۔ تو کبھی مجھ سے خفا نہیں ہوتی کبھی تو مجھ سے ملنے سے انکار نہیں کرتی تیرے کل امور سنجیدگی متانت نیک نیتی اور بے غرضی پر مبنی ہوتے ہیں۔

اے میری سچی رفیق۔ تو میری ہوشیار مشیر و صلاحکار ہے تو خوش مزاج اور شگفتہ طبیعت مصاحب ہے تو تسلی و معاون ہے تو مخلص اور متحمل عیش اور راحت غم و رنج میں یکساں شریک ہے بس تو ہی تو ہے۔

اے چشم بصیرت کی روشنی۔ تو ایسی معجزہ ہے کہ مردے کو زندہ کرکے ہمارے سامنے لا کھڑا کرتی ہے ماضی و مستقبل حالات کا پتہ

مراسلات

ارکان ستہ

اللہ اور الرحمٰن کی تعلیم ہے اور بائیبل کے الہام کی تعلیم ہے اور بالکلیہ بنی آدم کی گنہگاری کا مسئلہ ہے اور خدا کے رحم و فضل سے نجات کی تعلیم کا اظہار ہے پس یہ وہ حقایق دینی ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ بائیبل ہر ایک بشر کے ایمان و عمل کا قانون ہے جو بنی اسرائیل کے انبیاء کو الہام کے ایسے اعلیٰ طریق سے دی گئی کہ جس طریق سے نہ قرآن عربی اور نہ کوئی دوسری کتاب دی گئی پس یہ کتاب گناہگار بشر کی نجات کا ایسا طریقہ رکھتی ہے جس کے تابع قرآن عربی اور حضرت مکی اور آپ کے معتقد بتلائے گئے ہیں اور بائیبل کے اس طریق نجات کا جیسا کہ بیان قرآن عربی میں آیا ہے اُس کا ذکر مجھے اس وقت کرنا ہے کیونکہ میں خاص قرآنی طریق نجات کا ذکر کر چکا ہوں کہ کوئی نہیں ہے اگرچہ کسی نہ کسی طرح کا طریق نجات محمدی قوم سے مانا جاتا ہے لیکن بیہودہ طریق ہے۔ اور متشابہات کی ایجاد ہے۔

ہم نے گذشتہ مطلب میں دیکھا تھا کہ حضرت مکی نے فرمایا تھا کہ گناہگار کی نجات اللہ کی رحمت سے ہوگی۔ اعمال حسنہ سے نہ ہوگی اور ہم یقین کرنے کو تیار ہیں کہ یہ تعلیم درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کا مفہوم کیا ہے؟ اور اس سے مراد کیا ہے؟ کیونکہ اللہ کی رحمت کو اُس جگہ مدار نجات بتلایا گیا ہے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے اللہ کی رحمت سے ان احادیث میں مراد محض اللہ کی صفت نہیں ہے بلکہ مراد عیسیٰ مسیح ابن مریم ہے کیونکہ اس کے حق میں آیا ہے

قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

یعنے وہ اسی طرح ہوگا تیرے رب نے کہا ہے کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اسکو لوگوں کے واسطے نشان بنا دیں اور اپنی طرف کی رحمت اور تھا یہ کام قطعی شدہ۔ مریم آیت ۲۱۔ پس اس آیت میں وہ رحمت الٰہی جو مدار نجات بنا کر گذرے خطبے میں پیش کی گئی تھی ابن مریم بتلایا گیا ہے اور کوئی نہیں۔

اب پیشتر اس سے کہ میں رحمت اللہ مذکورہ سے نجات بشری کا بیان کروں مجھے ضروری امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ نجات کے معانی پر بھی تھوڑی سی روشنی ڈالدوں تاکہ اُس کے معانی معین ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے قرآن عربی کی چند آیات ذیل میں نقل شدہ سناتا ہوں تاکہ لفظ نجات کا مطلب ظاہر ہو جائے۔

معلوم ہو کہ لفظ نجات کا مفہوم قرآن میں وہی ہے جو بائیبل میں آیا ہے چنانچہ ذیل کی آیت اس کا ثبوت ہیں۔

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ۔

اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور طور کی داہنی جانب تم سے وعدہ کیا امن کا۔ اور تم پر من اور سلویٰ نازل کیا۔ طٰہٰ ۴ رکوع آیت ۸۲

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

اور پھر ہم خدا ترسوں کو نجات دینگے اور ظالموں کو زانوں کے بل گرے ہوئے جہنم میں چھوڑ دینگے مریم آیت ۷۳۔

قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ۔

اُن سے کہہ کہ کون تم کو خشکی اور تری کے اندھیرے سے نجات دیتا ہے کہ اسکو تم رو رو کر ظاہر و پوشیدگی میں پکارا کرتے ہو کہ اگر تو ہمکو اس سے نجات دے تو ہم ضرور شکر گذار ہو جائینگے۔ انعام

کردم

جب کردم رشی نے دیوہوتی کے شکم سے اُس کے مکھارہند کا پرکاش چمکتا ہوا دیکھا تو اُس سے کہا کہ تیرے ہاں پرمیشور نے اوتار لیا ہے بس تو کسی قسم کی فکر مت کر۔ اب میں تپ کرنے جاؤنگا تم میری محبت کم کرو یہ سنکر دیوہوتی بہت خوش ہوئی۔ اور بولی کہ میں اس بات کا یقین کس طرح کروں۔ اُن کے درمیان یہہ باتیں ہو ہی رہی تہیں کہ برہما وغیرہ دیوتا موجود ہوئے اور کئی ایک باتیں کہہ کر اُس کو اس بات کا یقین دلایا اور کردم اور دیوہوتی کا طواف کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور دس مہینے کے بعد کپل دیوجی پیدا ہوئے۔ آکاس میں دیوتاؤں نے پھول برسائے اور گندہربوں نے راگ گائے۔ کردم نے اُس کو پرمیشور کا اوتار پہچان کر اُس کی بزرگی کی اور درخواست کی کہ مجھے ایسا گیان دو جس سے یہہ جسم چھوٹ کر جو سا گر یا بہ اُتر جاؤں۔ اس وقت برہما سنک سنندن۔ سناتن اور سنت کمار بھی وہاں آئے اور کپل کی استتی کی۔ برہما نے کردم سے کہا کہ اپنی نو کنیاؤں کا بیاہ نو رشیوں سے کردو چنانچہ اس حکم کے مطابق کلا کا بیاہ مریچی سے۔ انسویا کا بیاہ اتری منی سے۔ شردھا کی شادی انگرا سے ہوی کی شادی پلست منی سے۔ گتی کی شادی پلہہ سے۔ یوگیہ کا بیاہ کیرت رشی سے۔ کھیاتی کی شادی بھرگو رشی سے شانتی کی شادی اتھروَن رشی سے کردی اور سب اپنے اپنے مکانو نکو چلے گئے اور برہما وغیرہ بھی کپل دیو کو سجدہ کر کے اپنے مسکن کو روانہ ہوئے۔

اس واقعہ کے بعد کردم نے کپل دیو سے درخواست کی کہ مجھے گیان دے اور اجازت دیجئے کہ بن میں جا کر نارائن کا دھیان کروں۔ کپل دیو نے اسکو نصیحت کی کہ اس دنیا سے دل لگانا اچھا نہیں ہے۔ اور تم جا کر بن میں میرے سروپ کا دھیان کرنا۔

باقی آئندہ

وہ سر ہی بیقرار ہی جو تاجدار ہی

اصل بات تو یوں ہی کہ جبتک آدمی مر نہیں جاتا اُس کی تمنائیں اُس کے خیالات کو سرگردان اور پیچیدہ بنائی ہوئیں پریشان کیا کرتی ہیں اور ہر صبح جب وہ اپنے بستر سے اُٹھتا ہی نئے نئے پریشان خیالوں سے گرا ہوتا ہی گھربار کے فکر اور دھندے۔ دوستوں اور آشناؤں سے وعدے اور بال بچوں کی فکر میں یہ سب ایسی ایسی باتیں ہین جنکی پریشانی امیر غریب ہر ایک کو یکساں ہوتی ہی۔ اگر کسی کو اولاد کی فکر ہی تو کوئی دولت کی فکر میں ہے۔ کوئی اپنے دکھ سے پریشان ہے تو کوئی اپنی مقدمہ بازی سے نالاں۔ غرضکہ دکھ کی اتنی قسمیں خداوند نے بنادی ہیں جن کا کوئی حد و حساب نہیں ہی اور بقولیکہ کہیں راحت و خوشی خطے وارد۔ وہ جو تاجدار ہیں اگرچہ خداوند کریم نے ہر طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں۔ مگر جب خدائی قہر بشدت ان پر ٹوٹتا ہے۔ تو اُن کی حالت بھی ایک ادنیٰ اور ناچیز انسان جیسی ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر لیجیے کہ ہمارے شاہنشاہ ہفتم جب تخت نشیں ہونے لگے تو اُن کے جگر پر ایک اُٹھا۔ اُٹھا اُن کے ارادوں میں کچھ آفاقہ نہ تھا باوجودیکہ لایق سے لایق ڈاکٹراں علاج کرتے تھے حتی کہ پیٹ چیر کر آپریشن کرنا پڑا۔ اُن کو بھی اُس وقت اتنی درد ہوتی رہی جتنی کہ کسی ادنیٰ پایہ کے مفلس قلاش کو ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ کہنے کی باتیں ہیں کہ بادشاہوں کو تکلیف کم ہوتی ہے کیونکہ اُن کی خدمت کرنے والے بیشمار ملازم ہوتے ہیں۔ مگر یہہ محض خام اور بے پایہ ہے۔ شاہنشاہ آسٹریا جو خدا کے فضل سے فرمانروایاں یورپ میں سب سے عمر میں زیادہ ہیں اور ۸۰ سال سے اوپر ہیں اور وہ دولت عظمت ثروت میں کسی سے کم نہیں اُن کی طاقت بر اعظم یورپ میں درجہ اول کی تسلیم کی جاتی ہے۔ جن کے پلک جھپکنے پر ۱۷ لاکھ فوج جرار تیار ہو جاتی ہے۔ اور جنہوں نے حال ہی میں ٹرکی کے صوبجات سرویہ اور بلگیریا ضرب کرنے کے ساتھ ٹرکی کے بائیکاٹ کرنے پر ایک ہی گھرکی سے اُس کو سیدھا کر دیا تھا۔ باوجود اس قدر و منزلت کے بھی جب کبھی اُن کو وارث تخت و تاج کا خیال آتا ہوگا تو وہ کیسے پیچ و تاب کہاتے ہونگے۔ شاہ آسٹریا کے کوئی اولاد نہیں لیکن اُن کی بابت مشہور ہے کہ وہ اپنی نسبت اِن مفلس لوگوں کو بہتر سمجھتے ہیں۔ جن کے بال بچے ہیں خواہ اُنہیں پیٹ بھر کے کھانا نصیب نہیں ہوتا وہ اپنے کو بدقسمت سمجھتے ہیں اور بچے والے لوگوں کو اپنی قسمت پر ترجیح دیتے ہیں۔ شاہ یونان اپنے وزرائے سلطنت سے ایسے کشیدہ ہوگئے تھے کہ تاج و تخت پر نفرین کرتے ہوئے تارک دنیا ہوتے ہوتے وہ گئے تھے۔ جبکہ تمام ارکان سلطنت اور شاہان یورپ نے آپ کی دلجمعی کرنے پر طرح طرح سے آپ کو تخت چھوڑنے سے باز رکھا۔ زار روس جب، لڑکیوں کے والد ہوگئے اور اُن کے ہاں جب بھی اولاد نرینہ نہ ہوئی تو اُنہوں نے مایوس ہو کر اپنے برادر اصغر کو اپنا ولیعہد بنا لیا۔ لیکن جب اُن کے ہاں خداوند نے فرزند عطا کیا اور اُن کے کانوں میں اپنے فرزند کے قتل کئے جانے کی بھنک پڑی تو وہ ایسے متفکر ہوئے کہ اُنہوں نے گھر سے باہر نکلنا ہی موقوف کیا۔ اور اپنے ولیعہد طفل کی پرورش محلات میں ہی ہمدرد کسی کچھ عرصہ بعد جب خود نہلسٹوں نے قتل کرنیکا اعلان دیدیا تو زارینا بیگم روس نے جب اس وحشت انگیز خبر کو سُنا تو بیمار پڑگئیں اور علاج معالجہ سے بھی صحت یاب نہ ہوئیں۔ جب اپنے روکے کے متعلق ایسی دل دکھانیوالی خبر سنی تو اُس روز سے اُن کا کھانا پینا چھٹ گیا اور ایک مجنونانہ وحشت اُن پر طاری ہوگئی۔ یہ مثالیں مشتے نمونہ از خروارے ہیں جنکی ہزارہا نظیریں ہم اپنے ملک ہندوستان کے شہروں اور گاؤں میں ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں۔ مگر تس پر بھی ہر ایک اپنی مصیبتوں کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ اور یہی سمجھتا ہے کہ کل دنیا کی فکریں میرے ہی لئے بنائی گئی ہیں۔ حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بڑوں کو بڑی تکلیفیں ہوا کرتی ہیں زمانہ نگار

ایک آرمینین شہید کا بیان

قصبہ ترتلو میں ایک آرمینین مسیحی رہتا تھا جس کا نام اٹومیاں تھا۔ یہ شخص اگرچہ جوان پڑھا تھا۔ مگر اپنے مذہب کی اُس کو بہت غیرت آتی تھی۔ گذشتہ ماہ اپریل میں جب وہاں بغاوت ہوئی اور مسیحیوں کے برخلاف جوش پھیلا تو آرمینین مسیحیوں کے سامنے دو چیزیں پیش کی گئیں (۱) یا تو وہ محمدی مذہب کو قبول کریں (۲) یا وہ قتل ہوں۔ اپنی جان سب کو عزیز ہوتی ہے لہذا بہت سے مسیحیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آخرکار اٹومیاں کی باری آئی اُس کے سامنے بھی اسلام پیش کیا گیا مگر اُس نے جواب دیا۔ "میں ایک مسیحی ہوں صرف ایک ہی خدا اور ایک نجات دہندہ ہے اور ایک ہی مذہب ہے اور وہ میرا ہے میں اسکو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اگر میں اپنے مسیح کے لئے مارا جاؤں تو یہ موت مبارک ہوگی"۔ اُس کے تین بھائی اور اُس کی بیوی اور اس کے چھوٹے بچے رو رو کے اپنی جانوں کا واسطہ دینے لگے تاکہ وہ کسی طرح اپنی جان کو بچا دے مگر اُس نے صرف ایک ہی جواب دیا "میں اپنے مسیح کا انکار نہیں کر سکتا ہوں" ترک آگے ہی بپھرے ہوئے تھے اتنا سنتے ہی اُسے گھر سے باہر گھسیٹ لیا اور اُس کے گھر کے لوگوں کے سامنے بندوق کا نشانہ بنا ڈالا۔ اور ابھی اُس کا دم نہیں نکلا تھا اور ترک اسکی گردن میں رسی باندھ کر اُسے گھسیٹتے ہوئے پہاڑ کی طرف لیگئے اور پہاڑ کی چوٹی پر سے اُسے نیچے گرا دیا اور اُس کا کام اگرچہ تمام ہو چکا تھا مگر ظالم اور متعصب ترک اُس پر بھی سیر نہ ہوئے۔ اُنہوں نے اٹومیاں کی لاش کو وہاں سے اُٹھا کر ایک تنگ و تاریک غار میں پھینک دیا۔ اس دردناک واقعہ کے ۷ دن کے بعد چند مشنری وہاں آئے اور اُس کی لاش کو اُٹھا کر مسیحی طریقہ سے دفن کیا اس دیندار مسیحی کی شہادت سے وہاں کی کمزور مسیحی جماعت کو بہت تقویت حاصل ہوئی چنانچہ اُس کے بعد بہت سے مسیحی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور اُنھوں نے مسیح کا انکار کرنے کے بجائے اپنی جانوں کو اُس کے نام پر نثار کر دیا۔ (مخزن مسیحی)

ایک تصویر کے دو پہلو

چند سال کا عرصہ ہوا کہ مجھے ناگپور جانے کا اتفاق ہوا۔ راہ میں گوالیار کے سٹیشن پر میں اُتر گیا۔ تاکہ اس شہر کو دیکھوں کیونکہ یہ شہر بھی ایک بڑا تواریخی مقام ہے جب میں سٹیشن سے باہر نکلا تو میری نظر دفعتہً ایک بڑی تصویر پر پڑی جس کو ایک شخص بانس پر لٹکا کر کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھا۔ اس تصویر کے دو پہلو تھے ایک پہلو تو نہایت خوبصورت اور قابل دید تھا۔ یہ ہند کے کسی قدیم جنگی سپاہی کا فوٹو کھینچا ہوا تھا۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ سپاہی اپنی خدمت پر کمربستہ ہے جب ہم اس تصویر کو دیکھ رہے تھے تو اُس آدمی نے جھٹ اس کا دوسرا پہلو بدل دیا۔ اس بات سے میں تو حقیقت میں بہت حیران رہ گیا۔ کہ ابھی ابھی تو میں ایک خوبصورت نوجوان سپاہی کی تصویر دیکھ رہا تھا۔ اور اب یہ دوسرا پہلو نہایت ہی ڈراونا۔ بھونڈی شکل جس کے بتہے پن سے اُس کی کاہل الوجودی کا پتہ ملتا تھا۔ کہاں سے آگیا بہت سے لوگ اس تصویر کو دیکھکر ہنسنے لگے۔

لیکن میں نے آگے بڑھکر اُس شخص سے کہا کہ بھائی صاحب آپ اس وقت نہایت ہی عبرت نما سین دکھلا رہے ہیں میں آپ کی اس منادی کا دل سے قایل ہوں۔ وہ شخص بولا کہ میں مصوری کا کام اچھا جانتا ہوں اور یہ میری دستی تصویریں ہیں جنکو فروخت کرکے اپنا گذارہ کرتا ہوں۔ میں نے کہا خیر دستی تصویریں ایسی مفید ہیں جیسی کہ یہ آپکی بڑی تصویر میں نے آج اس سے وہ سبق سیکھا ہے جو کہ شاید کسی کے مشاہدے اور تجربے سے بھی نہ سیکھ سکتا۔ مصور بولا کہ مجھے بھی بتلائیے آپ نے کونسا سبق سیکھا ہے۔

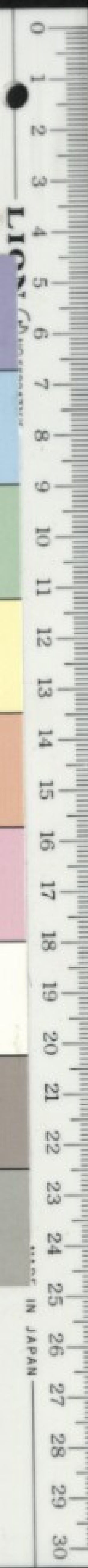
میں نے کہا کہ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ اپنی زندگیوں کے دو پہلو رکھتے ہیں۔ ایک پہلو تو دنیاوی ہوتا ہے اور دوسرا دینی۔ دنیاوی پہلو دنیا کو دکھا کر دنیا لوٹ لیتے ہیں اور دینی پہلو سے دین میں بھی گلچھرے اُڑاتے ہیں۔ مگر یہ حقیقی زندگی نہیں ہے۔ خدا کو کوئی انسان فریب نہیں دیسکتا مت سمجھو کہ خدا ہمارے پہلوؤں سے واقف نہیں ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم خود سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ ہم دینی مکاری کرکے خدا کے بندوں کو دھوکا دیسکتے ہیں اور دنیوی پہلو دکھلا کر دنیا کے لوگوں کو جیت سکتے ہیں۔ مگر اس سے ہماری روح کو کیا فایدہ ہے؟ کیا ایسا شخص جس کے پاؤں دو کشتیوں میں رکھے صفائی سے دریا عبور کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں وہ ضرور غرق ہو جائیگا اور اس کا نتیجہ بجز ہلاکت اور کچھ نہیں۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کا ایک ہی ستھرا پہلو رکھے جس کو دیکھکر لوگ خوش ہوں اور اُس کے بنانیوالے یعنی خدا کی تعریف کریں۔ یہی مسیحی زندگی کا ایک بڑا بھید ہے۔

مصور نے کہا کہ بعض فقط دنیوی پہلو رکھتے ہیں وہ دینی پہلو میں قدم ہی نہیں مارتے۔ کیا وہ اپنی ایک طرفہ زندگی بسر نہیں کرتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ دریا سے پار نہ ہوں۔ میں نے کہا کہ جیسا آپ نے تصویر کا دوسرا پہلو دکھلایا تھا وہ دنیوی پہلو ہے کیا کوئی اس پہلو کو دیکھکر خوش ہو سکتا ہے۔ مصور بولا نہیں۔ میں نے کہا اسی لئے دنیاوی پہلو بھی کیسا بھونڈا اور ڈراونا ہے بس ہمیں چاہئے کہ دینی پہلو رکھیں۔ مگر ستھرا جس میں کوئی داغ نہ ہو۔ یہ پہلو مسیحی زندگی کا پہلو ہے اگر آپ چاہیں تو میں اُس کی تصویر اُتار سکتا ہوں۔ مصور بولا اب وقت نہیں معاف کیجئے بس وہ اودھر چلتا بنا اور میں شہر کو روانہ ہوا۔

ناظرین اگر آپ میں سے کوئی آج تک اپنی زندگی کے دو پہلو رکھتا ہے تو اس بیان سے عبرت حاصل کرے۔ مکاری کا پہلو دنیا کے آگے نہ رکھیں بلکہ خالص مسیحی زندگی کا پہلو۔ تاکہ تمھارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید ہوتی رہے۔

الراقم

جارج ملش تائب نورپانوری حال مقیم انبالہ۔



ایک غلام کی رہائی

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک امیر سوداگر کسی دور ملک میں تجارت کے لئے گیا۔ اور جب اُس ملک کے ایک شہر میں داخل ہوا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کمزور غلام سڑک کے اوپر کام کر رہا ہے۔ اُس کے پاؤں بیڑیوں سے بالکل زخمی ہو رہے تھے۔ یہ حال دیکھکر وہ سوداگر وہیں ٹھہر گیا اور اُس غلام سے کہنے لگا کہ کیا تمھارے دل میں آزاد ہونے کی آرزو نہیں ہے۔ غلام نے ایک سرد آہ بھری اور کہا۔ کون ہم کو اس غلامی کی قید سے رہائی بخشیگا۔ ہمارا آقا بہت سخت دل ہے۔ سوداگر بولا اگر تمھارے عوض کچھ روپیہ دیدیا جائے تو تم رہا ہو سکتے ہو۔ غلام نے کہا کہ آپ سے پہلے بھی بہت امیر آچکے ہیں لیکن میرا آقا اس قدر روپیہ مانگتا ہے کہ وہ ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ حالانکہ بعض اُن میں سے دے سکتے تھے۔ مگر میری قیمت وہ زیادہ دینا نہیں چاہتے۔ سوداگر نے کہا کہ وہ لوگ تم کو خود اپنی غلامی کے لئے خریدتے ہونگے۔ مگر میں تو تمھیں آزاد کرنے کے لئے خریدونگا۔ یہ سنکر غلام کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے اور کہنے لگا کاش کہ میرا آقا قبول کرے۔ اتنا کہہ کر وہ سوداگر کو اپنے ساتھ لیکر آقا کے مکان پر گیا۔

سوداگر نے آقا سے کہا کہ کیا آپ میرے لئے اس غلام کو آزاد کر سکتے ہیں۔

آقا۔ ہاں۔ کیوں نہیں۔ پورا فدیہ دیدیجئے۔

سوداگر۔ جو آپ کہیں۔

آقا نے اس سوداگر کے ہاتھ میں ایک بیش قیمت انگوٹھی پہنی دیکھی اس نے اُسکے دل میں لالچ آیا اور بولا۔

آقا۔ میں روپیہ نہیں چاہتا بس آپ کے ہاتھ کی انگوٹھی دیدیجئے اور غلام کو لیجائے۔

سوداگر اس بات سے پس و پیش میں پڑ گیا کیونکہ وہ انگوٹھی بلحاظ زیادہ قیمتی ہونے کے اسے پسند ہی نہ تھی۔ اصل بات یہ تھی کہ یہ انگوٹھی باپ دادوں کے ورثہ میں چلی آتی تھی اور اس ملک میں رئیس ہونے کا یہ ایک بڑا نشان تھا اس لئے سوداگر نے کہا۔

سوداگر۔ آپ انگوٹھی کے معاوضہ میں روپیہ ہی لے لیں۔

آقا۔ ہرگز نہیں۔

سوداگر نے اس بیکس غلام کی طرف دیکھا اور پھر اپنی انگوٹھی کی طرف نگاہ کی۔ اور ٹھہر کر بولا میں اس غلام کی بیش قیمت روح کو انگوٹھی سے زیادہ قیمتی جانتا ہوں یہ کہہ کر انگوٹھی اپنے ہاتھ میں سے اُتار دی اور اُس کے آقا کے سپرد کی۔ اور اُس غلام سے کہا کہ اب تم جاؤ۔ تم بالکل آزاد ہو۔

ناظرین اگرچہ یہ ایک افسانہ ہے لیکن حقیقت میں یہ اُس بڑی رہائی پر دلالت کرتا ہے۔ جو کہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہم گنہگاروں کو حاصل ہوئی۔ اگرچہ دنیا میں بہت سے لوگ اپنے آپ کو نبی پیغمبر۔ اوتار اور اولیا کہتے آئے۔ مگر ہماری جان کا فدیہ وہ نہ دے سکے۔ کیونکہ وہ خود غلام تھے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ایک بڑے امیر آقا نے جو دونوں جہان کا مختار تھا ہمارا فدیہ اپنے خون سے دیدیا اور اب ہم گناہ کی غلامی سے آزاد ہیں اور یہ آزادی اُنہیں کے لئے ہے جو کہ حقیقت میں آزاد ہونا چاہتے۔ ورنہ جو لوگ غلامی کے جوئے تلے ہیں وہ ایک دن ضرور ہلاک ہو جائینگے اور مسیح کا فدیہ ایسوں پر گواہی دیگا۔

کاش کہ گناہ کے غلام اس موقع کو غنیمت جانیں کیونکہ ابھی فدیہ کو قبول کرنے کا وقت ہے۔ پھر وہ گھڑی آتی ہے جس میں انسان کچھ نہیں کر سکتا۔

راقم تائب لودیانوی۔ حال مقیم بٹالہ۔

ضرورت:۔ میونسپل زنانہ ہسپتال سبزمنڈی کیلئے ایک فیمیل کمپونڈر کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ ماہوار اور مکان مفت درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مسز ولیم جان زنانہ ہسپتال سبزمنڈی دہلی

بشارت کا کام

بندہ کئی ایک دفعہ موضع جامسن میں جو تحصیل قصور ضلع لاہور کا ایک بڑا اجاڑی گاؤں ہے منادی کیلئے گیا اور وہاں کے لوگ انجیل کو جانتے نہیں تھے اور مسیح کا نام نہیں سنا تھا۔ اور وہاں کے لوگ جبر جبرو دیوتوں اور بالیشاہ کو مانتے ہیں۔ اور ان کے سامنے انجیل اور خداوند مسیح کا نام پیش کیا تو اُلٹے مارنے کو اور گالی دینے کو تیار ہوئے لیکن آپ جانتے ہیں کہ جو انجیل کی خدمت کرنے والے خادم ہیں۔ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے خیر انجیل کے منادنے گالی اور جو کچھ مسیح خداوند کی بابت بُرا بھلا کہا اُس نے قبول کیا اور اپنی زبان کھولکر جواب نہیں دیا۔ واعظ کو فوراً کلام کا خیال آیا اور کہا کہ لوگ میرے نام کی خاطر لعن طعن کرینگے۔ اور انجیلی خادم نے نیچے سر کرکے دل سے دعا کی اور خداوند مسیح کا شکر کیا اور منہ کھول کر کہا کہ اے باپ تو ان کو معاف کر کیونکہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ ہم بُرا کرتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ دو تین دفعہ مناد وہاں انجیل کی خدمت کرنے کے لئے گیا اور میں نے ڈاکٹر سی۔ ڈبلیو فورمن صاحب سے اس گاؤں کی بابت ذکر کیا اور بات چیت کرتے رہے اور نتیجہ جس کا یہ نکلا کہ اچھا ہم وہاں پر چلیں گے اور ڈاکٹر صاحب صرف چند ایک گھنٹہ کے لئے تشریف لیگئے۔ اور لوگوں سے گفتگو کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اچھا ہم منادکو ساتھ لے کر اور کل خاندان سمیت تمبو لے کر آئیں گے اور قریب ایک ہفتہ کے وہاں رہ کر انجیل کی خدمت کرینگے اور ہم نے خدا کا کلام اُن کے سامنے پیش کیا اور وہ لوگ جو خدا سے منکر اور چور اور گالی بکنے والے اور اُلٹے بالوں والے یعنے سکھوں کی نقل کرنے والے تھے مسیح کا کلام سنکر ایمان لائے اور دعا اور دس حکم سکھلائے گئے اور وہ [illegible] کا چندہ قریب ۵ روپیہ ہوا اور وہ ہم نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور اُنہوں نے منظور فرما کر

چندہ والی کتاب میں درج کرنے کے بعد حکم دیا کہ اچھا ہم اگلے ہفتے چلینگے۔ اور وہاں گئے۔ اور قریب ۵۷ آدمیوں کو بپتسمہ دیا اور خوشی کے نعرے مارے اور دعا کی کہ اے خداوند ان کو اپنے حضور یاد فرما اور ان کو برکت دے کہ یہ لوگ تن من دھن سے مسیح کی خدمت کرنے کو تیار ہوویں۔ اور ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ ایسا ہی ہو۔ اور سب مسیحیوں سے عرض ہے کہ اُن کے لئے دعا کریں کیونکہ کھیت تو بہت ہیں اور کھیت کے مالک سے منت کرو کہ وہ مزدوروں کو روانہ کرے تاکہ فصل خراب نہ ہو۔ زیادہ آداب۔

خادم جی۔ ایم چارلس واعظ انجیل شریف اے پی مشن الیانی تحصیل قصور ضلع لاہور۔

غزل

برجواب سردار غلام حیدر خاں صاحب

جو کہ ۱۲ اگست کے نور افشاں میں شایع ہوئی

عشق میں گُل کے نہ کیوں گُل دل پہ کھائے عندلیب
رونق افروز کلب ہو نزو آئے عندلیب

عشق میں ڈوبی غزل کہتے برائے عندلیب
جس سے سدھرے ملک پھر گُل کیوں نہ گائے عندلیب

کیا خوشی کے ساز اور سامان گھر میں ہیں
جو گلستاں چھوڑ کر لندن کو جائے عندلیب

عشق عیسیٰ کا ہمارے دل میں دریا موجزن
چھوٹی سی تو جان سے غوطہ نہ کھائے عندلیب

اتفاق و اکٹھ لی کا ایک ہی یہ ہے علاج
ایک کو انجیل کی رغبت دلائے عندلیب۔

خار کی جا ز شکایت گُل کا شکوہ کیوں عبث
سر ہمارا ہے مسیح سب کو سنائے عندلیب

کیا مقابل میں مسیح کے جاہ اور اقبال ہو۔
خوش ہیں گُل کرمیں ورگر نغمہائے عندلیب

(خادم گل ساز عمرہ دوان)

سوامی درشنانند سرستی

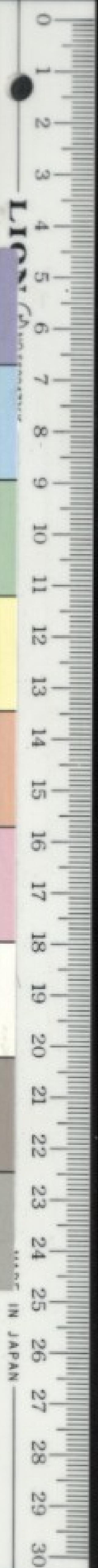
اور

آپ کی حق پرستی

لیکن شاید آپ ہم کو یہ نہیں سمجھایا چاہتے بلکہ وہ بات کچھ اور ہی ہے اور وہ یہ کہ خدا عالم کل ہو جب کل ہی نہ تھا تو کل کا عالم کیسے ہوا جب کل نہ تھا تو سیدھی بات یہ ہے کہ اُس کو کل کے نہ ہونیکا علم تھا یعنی کہ نہیں ہے جیسے جب آسمان صاف ہے تو آپ کہہ دیں کہ بادل نہیں ہیں۔ اس وقت آپ کو بادلوں کے نہ ہونے کا علم ہے آپ کو بھی اس عالم کے ہونے سے اس کے ہونے کا علم ہے۔ اگر نہ ہوتا تو اس کے ہونے کا نہیں بلکہ نہ ہونے کا علم ہوتا پھر جب ہم خدا کو عالم کل کہتے ہیں تو اپنے مقابل سے کہتے ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ کل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ جزو نہ ہو ہم جانتے ہیں کہ ہمارا علم جزوی اور محدود ہے لیکن ایک ایسی ہستی ہے یعنی خدا جس کا علم کلی اور لامحدود ہے۔ اس کو بھلا قدامت مادہ روح سے کیا بحث؟

سوامی جی ہم آپ کی بے ربط اور علم و عقل سے مستغنی دلیل کی کہاں کہاں کل بٹھائیں کوئی بات ہو تو آدمی جواب دے ان بے ترتیب الفاظ کا کوئی کیا جواب لکھے لیکن ہمیں آپ کی خاطر مجبور کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا "جب خدا نے دنیا پیدا نہ کی تھی تب کس کا عالم تھا؟ جواب ہوگا اپنا یا نفی کا (نفی کسکی اپنی یا عالم کی؟) ان دونوں حالتوں میں خدا کی عالمیت نفی ہوگی۔ دنیا سے پہلے خدا نفی کا عالم تھا اور اب عالم کل ہے۔ اور دنیا کے دوبارہ فنا ہونے کے بعد پھر نفی کا عالم ہو جائیگا گویا خدا کی صفت عالمیت بھی قدیم نہیں"۔ ہمیں تو خیال تھا کہ آپ کہدینگے کہ خدا کی صفت عالمیت متغیر ہو گئی۔ لیکن خیر گزری آپ نے ایک ہی نتیجہ نکالا۔ آپ کی اس تحریر کا لب لباب یہ ہو کہ خدا عالم کل اور قدیم اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اُس کے ماسوائے کوئی دوسری قدیم چیز ہو اور آپ کے زعم کے مطابق مادہ اور روح دو چیزیں قدیم ہیں اور ان کے قدیم ماننے کی ضرورت اس واسطے لاحق ہو کہ اگر یہ دو چیزیں نہ ہوں تو خدا نہ عالم کل رہ سکتا ہے نہ قدیم کیونکہ عالم کل ہونا قدیم ہوتا ہے۔ اوّل تو دو عدد کا بعض ہو کل نہیں۔ اگر خدا کے عالم کل ہونے کے لئے خارجی وجود لازم ہیں تو وہ غیر متناہی ہونے چاہئیں۔ اور یہ آپ خود ہی مانتے کیونکہ صرف دو ہی وجودوں کو قدیم کہتے ہیں۔ دوسرے اگر خدا کے علم قدیم کے لئے دو سے ایک یا دو یا زیادہ وجودوں کے قدیم ہونے کی ضرورت ہو کہ اُن کے بغیر اُس کے علم کو علم قدیم نہ کہہ سکیں تو اس سے احتیاج لازم آئیگی اور احتیاج قدامت کی منافی ہے۔ سوامی جی کہاں آپ مادہ اور روح کی قدامت کی کل بٹھاتے ہیں۔ سیدھی اور سچی بات کیوں نہیں مان لیتے کہ صرف خدا ہی قدیم ہے اور باقی تمام وجود اُسی سے پیدا ہوئے آپ بُرا نہ مانیں سچ تو یہ ہے کہ آپ کو قدیم کے معنے نہیں آتے اور نہ یہ کہ کب وجود قدیم کہا جا سکتا ہے +

آگے چلکر آپ نے فرمایا کہ عالم الغیب کا خیال بہت ہی گرا ہوا خیال ہے اور جس دلیل سے آپ نے خدا کے عالم الغیب ہونے کو گرا ہوا ثابت کیا فی الواقعہ وہ دلیل ہی پایہ علم و عقل سے گری ہوئی ہے۔ آپ کی دلیل کا زور ان الفاظ میں ہے "جو ہر جگہ موجود ہے اُس سے کوئی چیز غیب میں ہو ہی نہیں سکتی۔ صرف محدود چیز سے کوئی چیز غیب میں ہو سکتی ہو لیکن لامحدود سے کوئی چیز غیب نہیں ہو سکتی اس واسطے خدا کو عالم الغیب کہکر اُس کی صفت عالمیت کو پورا نہیں کر سکتی"۔ سوامی جی آپ نے جو نتیجہ نکالا اور جو لفظ اس واسطے سے شروع ہوتا ہے ایسا مغلق اور مہمل جملہ ہے جسکو یا تو ہم نہیں سمجھتے یا کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ نتیجہ کیا ہی خیر ہمیں آپ کے نتیجوں سے کیا پڑی ہے وہ جیسے کچھ ہیں ہم جانتے ہیں لیکن جن اصولات سے آپ نے نتیجہ نکالا وہ تو صاف ہیں آپ نے ہمیں یہ سمجھایا ہو کہ جو ہر جگہ موجود ہو۔ اُس سے کوئی چیز غیب میں ہو ہی نہیں سکتی صرف محدود چیز سے کوئی چیز غیب میں ہو سکتی ہو۔ باقی آیندہ۔



ملک کنعان کی سیر

حبرون

یہ وہی جگہ ہے جہاں داؤد نے سات برس تک ساؤل کے بعد سلطنت کی جیسا ۲ سموایل ۲ و ۳ باب میں مذکور ہے۔ حبرون بہت پُرانا شہر ہے پہلے اس کا نام قریت اربع تھا۔ عناق کے باپ اربع نے اسے آباد کیا تھا ملاحظہ فرمایئے یشوع ۲۱: ۱۱ "اُنہوں نے عناق کے باپ اربع کا شہر جو حبرون کہلاتا ہے یہوداہ کے کوہستان میں اُس کے گرداگرد کی اطراف سمیت اُنکو دیا۔"

یہ شہر ضعن سے سات سال پہلے آباد ہوا تھا دیکھو شرح ۱۵: ۱۳ و ۱۴ ابراہام کے وقت میں اس کا نام ممرے تھا پیدائش ۱۳: ۱۸ و ۲۳: ۲ یہ شہر مکفلہ کی غار کے مغرب طرف تھا۔ مگر جبکہ زمانہ کی وجہ سے شہر بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گیا کہ غار شہر کے اندر آگئی۔ اس جگہ سے یوسف سکم کو اپنے بھائیوں کی خبر لینے گیا تھا۔ یہ مسافت ۵۰ میل کی ہے۔ اسی جگہ یوسف کے خون آلودہ کپڑے یعقوب کے پاس لائے گئے تھے پیدائش ۳۷: ۳۲

سب سے پہلے یشوع نے حبرون پر چڑھائی کی اور اُسے تہ تیغ کیا یشوع ۱۰: ۳۷ پھر یہ علاقہ کالب کو دیا گیا اور اُس کی ملکیت ٹھہرا یشوع ۱۴: ۱۳ و ۱۴ پناہ کے شہروں میں سے ایک یہ بھی تھا۔ اسی جگہ داؤد نے ساڑھے سات سال یہوداہ پر سلطنت کی۔ ابی سلوم کی پیدائش اسی جگہ ہوئی۔ اسی جگہ پر یوآب نے ابیاستر کو قتل کیا ۲ سموایل ۳: ۲۷ و ۳۲ حبرون کے دکن طرف جو کھنڈرات ہیں وہاں ابی نیر اور یسی کے مقبرے ہیں۔ اس جگہ پر ابی سلوم نے اپنی سلطنت کو مشتہر کیا ۲ سموایل ۱۵: ۱۰۔ اس زمانہ حبرون کا نام الخلیل ہے جس وادی میں حبرون ہے اس وادی کا نام اسکول ہے یا سیبوں کی وادی یہاں تاکستان بڑی کثرت سے ہیں شہر بغیر فصیل کے ہے تاہم پھاٹک ہیں باقی آئندہ

شعر و سخن

ایک عجیب کتبہ!

ملک جرمنی کے ایک مشہور شہر کے پرانے گرجا گھر کے قبرستان میں ایک سنگ مزار پر مندرجہ ذیل کتبہ کندہ ہے۔ اس نظم میں اصل الفاظ کا پابندی کیساتھ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے:-

ہمارا خداوند یسوع مسیح ہمیں یوں خطاب کرتا ہے

مجھے کہتے ہو تم خداوند اپنا — نہیں کرتے لیکن مری تم اطاعت
بُلاتے ہو تم مجھکو نورِ مجسم — نہیں دیکھتے ہو مگر میری طلعت
رہِ راست ہوں تو بتاتے ہو مجھکو — مگر مجھ پہ چلنے میں ہے تمکو زحمت
دیا نام تم نے مجھے زندگانی — مگر مجھکو لینے کی خواہش نہ ہمت
بتاتے ہو تم مجھکو دانائے برتر — عمل میں نہیں لاتے میری نصیحت
بُلاتے ہو تم حُسنِ جہاں تو مجھکو — مگر مجھ سے کرتے نہیں ہو محبت
ہو کہتے مجھے اغنیائے غنی تر — نہیں مانگتے تم مگر مجھ سے دولت
مرا نام رکھا ہے موجود ازلی — تجسس سے ڈھونڈتے نہیں ہو نہایت
مجھے نام دیتے ہو تم رحم کل کا — نہیں ہے مگر اعتقاد و عقیدت
بتاتے ہو مجھکو امیرِ دو عالم — مگر تم سے ہوتی نہیں میری خدمت
مجھے نام عادل کا دیتے ہو لیکن — نہیں ہے تمہیں مجھ سے خوف و دہشت

جو ٹھہرو دوزخی تمہیں اور ملزم
تو مجھکو بھی اس پہ نکرنا ملامت

شاکر (میرٹھی)

کشمیر کا شری پرتاپ سنگھ کالج ہسٹری و فلسفہ کی بی۔اے میں بھی پنجاب یونیورسٹی سے ملحق کیا گیا۔

مضامین

غم

غم آئندہ جہان میں بمقابلہ اس جہان کے ہمارے لئے نہایت ہی بیش قیمت چیزیں طیار کرتا ہے جیسا پولوس فرماتا ہے کہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے از حد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے۔ اچھا تو تمہیں کیا کرنا چاہئے کہ تمھاری آزمائشیں اور غم تمھاری بہتری کا باعث ثابت ہوں۔ درخواست کرو کہ خدا تم کو تمام گزشتہ کڑکڑانے والے خیالات اور الفاظ معاف کرے۔ آئندہ کے لئے اپنے آپ کو بالکل اُس کے ہاتھوں میں سونپ دو۔ اور اُس کے ہر ایک حکم کی تابعداری کرو اور ایمان کی زندگی بسر کرو۔ خدا باپ کے ہاتھ کو تھامے رہو۔ اور یقین کرو کہ اُس نے تمہارا ہاتھ تھاما ہوا ہے اس کے سامنے اپنے دل کو کھول دو اور تاریکی ہو یا روشنی خوشی ہو یا غمی اپنی رہنمائی کے لئے اور سلامتی سے آسمانی گھر میں پہونچنے کے لئے تم صرف اُسی پر بھروسہ رکھو۔ خواہ شام کو ہو یا صبح کو گانے کی نوبت ہو زبور ۳۰: ۵

یارب دلِ ما را تو رحمت جان دہ
درد ہمہ را بصابری درمان دہ

ایں بندہ چہ داند کہ چہ باید جست
داننده توئی ہر آنچہ دانی آں دہ

الراقم۔ این۔ بیلی۔ لاہور

اب کے پنجاب کے قانونی امتحان ایل۔ ایل بی میں ۶۰ پاس ہوئے اس لئے معیار کی نرمی نامنظور کیگئی۔

انتخاب الاخبار

ایک پریشان خواب کی صداقت

مقام انگلستان میں ایک خواب کے صحیح ہو جانے کا غیر معمولی واقعہ گور ر مسٹر بروس سنکلیر کلکتہ کے ایک دلال کیشنبہ کو مقام پوری میں ڈوب گئے اور اسی روز اُن کی بیوی کے جو مقامات میں قیام پذیر ہیں۔ لڑکی پیدا ہوئی جب میم صاحب کے دوستوں نے ۲۰ اکتوبر کو کوشش کی کہ اس حادثہ جانکاہ کی خبر اُن کے کانوں تک پہونچا دیں۔ مسز سنکلیر نے کہا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ اُن کا شوہر ڈوب گیا ہے۔ اور اس غمناک واقعہ کے حالات بالتفصیل بیان کئے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسٹر سنکلیر اپنے چار ہمراہیاں کے ساتھ گئے تھے۔ فوراً ہی بعد ناشتہ کرنے کے روانہ ہوئے شکار کے بعد دوپہر کے قریب واپس آئے اور سمندر میں غسل کرنے گئے۔ ہمراہیاں سے دو ہمراہی بڑے تیراک تھے۔ مگر موج بھی غیر معمولی طور پر تیز تھی اور جوار بھاٹا آرہا تھا۔ اور آفتاب سر پر چمک رہا تھا مسٹر بروس سنکلیر جو بہت اچھے پیراک مشہور تھے معلوم ہوتا ہے کہ لہرنے سے گھبرا گئے اور چند منٹ بعد پانی میں داخل ہوتے ہوئے اُن کے ہمراہیوں نے دیکھا کہ وہ سمندر میں بہے جا رہے ہیں۔ انہوں نے فوراً ہی غل مچایا۔ اور غوطہ خوروں نے سخت کوششیں کیں کہ اُن تک پہونچیں چند ماہی گیروں نے جو ساحل کی طرف تھے جھپٹے۔ کہ اُن کو کنارے پر لائیں۔ ڈاکٹر بیو یکا صاحب سول سرجن چند منٹ اُن کے کنارے پر لائے جانے کے بعد وہاں پہونچے۔ اور ڈاکٹر صاحب نے جہاں تک ممکن ہوا مدد دی ایک گھنٹہ سے زیادہ کوشش کی کہ سانس قائم رہے لیکن زندہ نہ ہو سکے۔ یہ خیال کیا گیا کہ موت بباعث ڈوبنے کے نہیں واقعہ ہوئی۔ بلکہ دل کی حرکت رک جانے سے ہوئی تھی

ہندوستان

بیٹے نے اپنا گوشت کاٹ دیا

لالہ شمبر داس کورٹس کلرک رڑکی کے پاؤں میں سخت زخم ہو گیا تھا جس کے متعلق ڈاکٹر دو ن نے حکم دیا کہ اسے بھرنے کے لئے انسانی گوشت کی ضرورت ہے۔ اس پر لالہ شمبر داس کے فرزند رام رکھامل نے نہایت سعادت مندی کے ساتھ اپنے ہاتھ کا گوشت کاٹ دینا منظور کیا ڈاکٹر دیوراج نے یہ عمل اس خوبی سے کیا کہ گوشت دینے والے کو بھی کوئی صدمہ نہ پہونچا اور مریض کو بھی کامل صحت ہو گئی۔ رام رکھامل کی اس سعادت مندی کی جا بجا تعریف ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے کلکتہ میں بابو کالی پرشاد بی۔ اے نے اپنے والد بابو گوپال داس ہیڈ کلرک بنگال بنک کلکتہ کے لئے اپنے جسم کا گوشت دینا منظور کیا تھا۔ آفرین ہے

رر

چھ قتل

۱ رنومبر کی رات کو موضع مرزا بھٹیاں متعلقہ پنڈی بھٹیاں تحصیل حافظ آباد میں کسی لڑکی کے ناطہ وغیرہ کے تنازعہ میں ایک مسلمان پانچ آدمیوں کو قتل کر کے خود ہی اپنے بہادرانہ فعل کی رپورٹ کے واسطے تھانہ میں جا پہونچا۔ آگے مقتولوں کا رشتہ دار بھی برائے رپوٹ واردات پہونچا ہوا تھا۔ قاتل نے یہ دریافت کر کے کہ یہ فلاں آدمی ہے۔ وہاں ہی ایک ضرب سے اُس کا سر اُڑا دیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ میں تجھ کو تلاش کرتا رہا تو یہاں چھپا ہے۔ پانچ کس جان دے چکے ہیں۔ لڑکی قریب المرگ ہے۔ جہالت اور وحشی پن کا نتیجہ

شانتی

ربڑ کی کاشت

ریاست سرمور کے بعض مقامات پر ربڑ کی کاشت کا تجربہ کرکے ہیں واقعات سے ظاہر ہیں۔ وہاں اُس کی فصل کو روزبروز ترقی ہو رہی ہے حال ہی میں حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے ریاست کی دارالسلطنت ناہن میں قدم رنجہ فرما کر چند ایک کھیت ربڑ کے دیکھے انہوں نے اس پر خوشی ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر اس کام پر خاص توجہ دینگے تو نفع سے مالا مال ہونگے غالباً اُس کی توسیع کا تجربہ قلمرو ریاست کے دیگر مقامات پر بھی کرینگے

(عام)

اوُدنی ذاتوں کے اصلاح کا کام

ہمعصر ہندوستان رقمطراز ہے کہ اس میں شک نہیں کہ اوُدنی ذاتوں کی جہالت۔ غلاظت اور ناشائستہ اطوار ان کے اخراج کا باعث ہے تاہم اگر شفقت کا ہاتھ اُن کی طرف بڑھایا جاوے تو اُن کا ادنےٰ سے ادنیٰ شخص بھی نہایت سرعت سے ترقی کر سکتا ہے جس پر عیسائی مشنریوں کی کوشش روشنی ڈال چکی ہے۔ شمالی ہند میں مشنریوں نے اوُدنی ذاتوں کی طرف تھوڑے دنوں سے توجہ مبذول کی ہے۔ لیکن جنوبی ہند میں اہم نتائج ظہور میں آچکے ہیں بشپ مدراس کا بیان ہے کہ گذشتہ ۴۰ سال میں صرف تیلگو علاقہ میں اڑہائی لاکھ پنچما عیسائی ہو چکے ہیں۔ مزید براں ٹراونکور میں ایک لاکھ پنچما عیسائی ہوئے ہیں۔ پچھلے ۲۰ سال میں پلیگ و قحط کے مصائب برنے میں عیسائی مشنریوں کی نیک کوششیں بوجہ کمال شکورین کا باعث ہوئیں۔ اور اوُدنی ذاتوں کے بہت سے لوگ عیسائی گلہ میں جا ملے بشپ رائیٹ ہیڈ جنہوں نے خصوصیت سے ادھر توجہ مبذول کی تھی مجھے یقین دلاتے ہیں کہ جنوبی ہند میں نیچ قوموں کی بہبودی کا تمام انحصار مشنریوں کی کوشش پر ہے جس قدر زیادہ جد و جہد کی جائیگی اسی قدر تیزی سے ان لوگوں کی کایا پلٹیگی۔ اگر مشنریوں کی تعداد و طاقت میں اضافہ کر دیا جاوے اور دیسی مدرسوں کی تربیت کی جائے تو تمام ادنےٰ اقوام کا عیسائی ہو کر ترقی کی شاہراہ پر آجانا ممکن ہے۔ یہاں تیلگو مشن کی رپورٹ کے چند فقرات کا اقتباس کیا جاتا ہے اگر ہم گذشتہ چالیس سال کی اخلاقی و روحانی ترقیوں پر نگاہ ڈالیں تو مشن کا کام نہایت حوصلہ افزا معلوم ہوگا۔



یہ درست ہے کہ قدرتاً پنچاما غریب غلیظ جاہل ہیں۔ صدیوں سے جور و تشدد کے تختۂ مشق چلے آنے سے وہ بہت سی بُرائیوں اور برائیوں کے نیچے میں گرفتار دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن اُمتیاز اُن کا یہ ہے کہ وہ اپنی ذلت سے آگاہ اور اُس سے مخلصی پانے کے خواہشمند ہیں۔ اور جب وہ لائق مدرسین کی نگرانی میں دئیے جاتے ہیں تو معمولی طور پر معقول ترقی کرتے ہیں۔ ان کے اخلاق درست اور قوائے ذہنی و دماغی تیز ہو جاتے ہیں۔ تعصبات جو جہالت کا نتیجہ ہیں کافور ہو جاتی ہیں۔ صاف ستھرا لباس پہنتے اور گھروں کو صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مویشیوں کو زہر دیکر ہلاک کرنے اور غلہ چرانے سے جو اُن کے خاص جرائم ہیں پرہیز کرتے ہیں۔ کم سنی میں شادی نہیں کرتے اور نہ بطور آشنا عورتیں رکھتے ہیں۔ حالانکہ جنوبی ہند کے تقریباً تمام طبقات کے ہندوؤں کے پاس بطور داشتہ عورتیں موجود ہیں۔ تعلیم پاکر اونے اقوام کے لوگوں کی پست فطرتی اور گندگی بھی دور ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں جب ہندوؤں کی تمدنی اصلاح ہندو لیڈروں کے مدنظر تھی۔ تو اکثر تعلیمیافتہ اصحاب نیچ ذاتوں کی حالت کو بہتر بنانے کے متعلق بارہا خیالات ظاہر کرتے تھے۔ مگر دفعتاً سوشل تحریک کے پولیٹکل تحریک میں تبدیل ہو جانے سے یہ ضروری کام ویسا ہی پڑا رہ گیا۔ اب بعض ہندو لیڈروں نے پھر اُدھر توجہ کی ہے جن میں آنریبل مسٹر گوکھلے کا نام خصوصیت سے قابل ذکر ہے مزید براں مہاراجہ بڑودہ نے ان لوگوں کی حالت کے متعلق پچھلے سال جو تقریر کی تھی اُس کا ہندوؤں پر بہت بڑا اثر ہوا ہے۔ مہاراجہ صاحب نہ صرف روشن خیال اور آزاد مزاج فرمانروا ہیں۔ بلکہ انہیں ادنیٰ ذاتوں سے بھی گہری ہمدردی ہے۔ مہاراجہ بڑودہ نے اسبارہ میں گورنمنٹ سے نہایت پُرزور اپیل کی تھی جو نظرانداز کئے جانے کے لائق نہیں۔

ہندوستانی

آنریری مجسٹریٹ جیل خانہ میں (باقرگنج کے ایک)

بنگالی زمیندار و آنریری مجسٹریٹ کو دو سال قید با مشقت کی سزا حال میں ایک بیوہ کے جرم میں ہوئی۔ آنریری مجسٹریٹ کے خدمتگار اور نیز ۲۳ آسامیاں بھی شامل ہیں۔ ان کو ۵-۵ ہفتہ قید با مشقت کی سزا ملی ہے۔ آنریری مجسٹریٹ کا نام سنسنت کا چکربرتی ہے۔ یہ بھی حکم ہے کہ قید کے بعد ایک سال کے لئے نیک چلنی کی ضمانت و چلکہ دیوے اور سرکار سے درخواست کی گئی ہے کہ بابو موصوف کو فہرست آنریری مجسٹریٹی سے خارج کیا جاوے۔

مذہب کی آڑ میں اُلّو سیدھا (ہمعصر کاوش رقمطراز ہے)

کہ آجکل ہمارے اندر بعض اشخاص ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو مذہب کی آڑ میں اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بعض اس قسم کی دھمکی دیتے ہیں کہ اگر میرے فلاں نالائق رشتہ دار کو جانے نہ دو گے تو میں مسلمان ہو جاؤنگا بعض یہ کہتے ہیں کہ مجھے اس قدر روپیہ نہ دیا جاویگا تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ ہمعصر وطن کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اندر بھی ایسے آدمی موجود ہیں جو آریہ ہونے کی دھمکی دیکر مسلمانوں سے روپیہ بٹورنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ نہ صرف اپنی قوم کو ایسے اشخاص کے فریب سے بچانے اور اُن ہتھکنڈوں سے آگاہ کرنے کے لئے بلکہ آریہ سماج کو بھی یہ جتانے کے لئے کہ وہ شدھاو کے خواہشمندوں کے سابقہ حالات معلوم کر لیا کرے تو غالباً مابعد کی جگ ہنسائی سے بہت کچھ بچ سکتی ہے۔ ایک ایسے شخص کا حال شایع کرتا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کے اس نیک مشورہ کے لئے مشکور ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ایسا کام ہے کہ جس میں آریہ اور مسلمان ملکر ایسے خود غرض مطلب پرست اور بدنام کنندگان قوم کو مذہب کی آڑ میں اُلّو سیدھا کرنے سے رک نہیں سکتے کہ جو مشورہ ہمارے ہمعصر نے ہمیں دیا ہے۔ اُس کی زیادہ ضرورت اُس کی قوم کو ہے۔ بہتر ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اخلاق اور ایمان سے گرے ہوئے ہندوؤں کو لیکر اور اُن کو آریہ سماجی ظاہر کر کے اپنے تئیں سفیہ اور معزز اصحاب کی نظروں میں نہ گرائیں۔

نور افشاں یہ شکایت سب جگہ پائی جاتی ہے۔ لیکن ایسے مطلبی اشخاص کو پہچاننا کچھ مشکل نہیں ہے۔ ان کا مطلب براری کا ارادہ کسی نہ کسی طرح سے فوراً ظاہر ہو جاتا ہے پر اس میں مشکل یہ ہے کہ پہلے پہل وہ اپنے ارادے کو ایسا چھپا رکھتے ہیں اور ایسی کسی بات کا ذکر تک نہیں کرتے۔ پر آخر کو ان کا مطلب کھل جاتا ہے اور وہ ناامید ہو کر واپس جانا چاہتے ہیں۔

میلہ لٹ گیا

ضلع آگرہ میں بھی گنگا کے کنارے پر آجکل کے دنوں میں ایک زبردست میلہ ہوا کرتا ہے بٹیشور کے نام سے مشہور ہے حسب معمول امسال بھی کچھ پہلے ہفتہ سے یہ میلہ لگ رہا تھا کہ سننے میں آیا ہے کہ ایک روز بوقت شب ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے شور مچایا کہ گنگا چڑھ آئی بھاگو۔ اس طرف کے لوگ تو سوروں کی گنگا کی طغیانی سے پہلے ہی خوف زدہ تھے۔ بس یہ آواز سنتے ہی تمام خلقت اپنا مال و اسباب جہاں کا تہاں چھوڑ بحالت پریشانی بھاگے۔ اور ڈاکوؤں نے بےفکر ہو کر خوب ہاتھ رنگے۔ ابھی نقصان کا صحیح اندازہ نہیں لگا۔ مگر چونکہ خوش قسمتی سے آجکل ہمارے ضلع کے صاحب کلکٹر مسٹر ایڈورڈز صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ویسن دونوں افسر نہایت ہی ہوشیار و سمجھدار ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ شریر لٹیرے اپنے کیفر کردار کو ضرور پہونچینگے۔ (مسافر)

منشی گنج

ضلع ڈھاکہ میں چند پیشکاروں کے پکڑے جانے سے پولیس کو پتہ لگا کہ یہاں پولیٹکل ڈاکوؤں کا ایک گروہ موجود ہے جو عنقریب ڈاکہ ڈالنے والا ہے۔ پس پولیس چھ جوان مشتبہ بنگالیوں کو فوراً گرفتار کر لیا جنکی خانہ تلاشی پر بندوقیں۔ بم۔ تلواریں۔ و پستول برآمد ہوئے۔ باقاعدہ مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔

مسافر

گلدستۂ اخبار

تمثیل کانگریس کے متعلق ہندو مسلمانوں کے اتفاق کی بابت دوستانہ کنفرنس بمبئی میں کیجاویگی۔

حضور لارڈ ہارڈنج کے چارج لینے پر فورٹ ولیم کلکتہ ۳۱ ضرب کی سلامی لگی ۲ گارڈ اترتے۔

حضور لارڈ منٹو کلکتہ سے رخصت ہوئے اور اع دھوم دھام ۳۱ توپ کی سلامی ۵ ۲ کو بمبئی پہونچینگے۔

۲ بمبئی بعد دوپہر بمبئی پہونچکر گورنمنٹ ہوس میں ٹھہرے ۵ بمبئی نام جہاز ڈرین پر سوار لندن ہونگے۔

اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل آکسفورڈ کے مسٹر ہنری مارٹن ایم۔ اے مقرر کئے جاوینگے۔

بنگال کی یادگار شاہی میں ایک بت بصرف ۲ لاکھ کلکتہ میں قائم کرینگے۔ باقی ڈاکٹری خدمت۔

حضور لیڈی ہارڈنج ۶ دسمبر کو کلکتہ میں کرسچن مشنری سوسائٹی کا نیا بازار کھولیں گی۔

میسور کی کونسل آئین میں ایک قانون پاس کرینگے کہ ۱۴ سالہ بچوں کا تمباکو پینا قطعی بند کیا جاوے۔

آریہ سماج لاہور کے جلسہ میں اسباب کا بزور فخر تھا کہ وہ ہندو قوم کی کیسی اعلیٰ خدمت کر رہا ہے۔ ایک طرف ڈی۔ اے۔ وی کالج ہے جس میں تعلیم سستی اور اعلیٰ ہے۔ دوسری طرف گوروکل کانگڑی ہے اور دونوں کیلئے پچیس تیس ہزار روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ اور اسباب کا بزور دعویٰ کیا گیا کہ آریہ سماج بے نظیر راج بھگت ہے وہ سڈیشن سے قطعی مبرا ہے۔

دہلی کے شمس العلماء کو ڈگری ڈی۔ او۔ ایل دینے کی تجویز ۲ دسمبر کے جلسہ سینٹ لاہور میں پاس کرنے والے تھے جو میونسپلٹی لاہور میں مرنگ کی طرف سے نیا ممبر چنا گیا ہے وہ ریلوے کے میاں چراغ الدین صاحب ہیں۔ بجائے میاں مولا بخش میونسپل کمشنر کے۔ موسم صاف۔ سردی خوب۔

لندن میں زنانہ ووٹروں کے ہنگامہ کے متعلق ۱۰۰ عورتیں رہا کی گئیں اور ۲۰۵ پر الزام ثابت نکلے۔

کھڑکیوں کے پھوڑنے اور پولیس پر حملہ کرنے کی پاداش میں پانچ پانچ پونڈ جرمانہ ہوا یا ایک ایک ماہ قید ہوئی۔ بہت سی عورتوں نے بجائے جرمانہ دینے کے جیل کی سزا منظور کی تاکہ اُن کے حق میں ہمدردی زیادہ ہو۔

گورنمنٹ پنجاب سدرن پنجاب ریلوے کے دفتروں اور مکانوں کے واسطے چھاونی فیروزپور کے اسٹیشن سے صدر بازار تک زمین لے رہی ہے۔

ہز ایکسیلینسی لارڈ منٹو نے حلقہ شملہ کا لکا کے ڈاکخانہ جات کے سپرنٹنڈنٹ رائے بہادر لالہ ستہ لال کو ایک چاندی کا قلمدان بطور تحفہ کے دیا۔ قلمدان پر ایک کتبہ لکھا ہوا ہے جس میں تحفہ کی مختصر کیفیت درج ہے۔

کالی کٹ اور کوچین کی دو مشہور کوٹھیوں کا دیوالہ نکلنے کے باعث مغربی ساحل کے ہندوستانی تجارتی حلقوں میں بڑی سنسنی چھا گئی۔

ڈاکٹر کل ہوشن سابق طالب علم میڈیکل کالج لاہور جو مزید تعلیم حاصل کرنے ولایت گئے تھے۔ لندن گلاسگو اور اڈنبرگ کی یونیورسٹیوں میں تحقیقات جراثیم کا مطالعہ کیا اور ایل۔ آر۔ سی۔ پی۔ ایل۔ آر۔ سی۔ ایس اور ڈی۔ پی۔ ایچ کی ڈگریاں حاصل کرکے واپس آئے۔

جالندھر چھاونی کے اسٹیشن پر ڈاکوؤں نے ریلوے سٹاف کے مکانات لوٹ لئے اور بہت سا روپیہ اور اسباب اڑا لیگئے۔ لیکن لوٹ کو ناکافی سمجھکر دوبارہ ریلوے ملازمین کے مکانوں پر آ پڑے جس پر شور و غل مچایا گیا اور کچھ افسروں نے پولیسمینوں کیساتھ اُن کا تعاقب کیا۔ ڈاکوؤں نے تھوڑی دور جاکر پولیس کا مقابلہ کیا اور چند پولیس والوں کو صدمہ پہونچایا۔ آخرکار سب ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ اور لوٹ کا مال اُن کے پاس سے برآمد ہوگیا۔

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدے اور آسانی کیلئے ہم ۴ جنوری ۱۹۱۱ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جنکا چندہ بابت ۱۹۱۱ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجینگے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بیعزتی نہیں بلکہ آسانی ہے منی آرڈر کرانے کی تکلیف اُٹھانی نہیں پڑتی کیونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔ سلئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۱ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کر دیا جاویگا۔

المشتہر منیجر نور افشاں

اشتہار

۳ ۲

اشتہار دیا جاتا ہے کہ انڈیا سنڈے سکول یونین کی طرف سے اُردو فارسی کے کارڈ بابت ۱۹۱۱ء اب بالکل تیار ہیں یعنے **انجمن تلاوت کنندگان بائبل** کی فہرستیں جنکی قیمت فقط ارفی فہرست ہے۔ خریدار دیکھکے خوش ہونگے۔ کیونکہ یہ کارڈ اصل کے مطابق مکمل ہیں سکولوں اور ہسپتالوں کو رعائت سے اور یتیم خانوں کو درخواست پر مفت ملسکتے ہیں ذیل کے پتہ پر خط آنی چاہئیں۔

مس۔ این۔ وائلی۔ لودیانہ پنجاب۔

ضرورت

۳ ۳

چرچ مشن ہائی سکول نوں کے واسطے سینیئر انگلو ورنیکلر ٹرینڈ سرٹیفیکیٹڈ ٹیچر کی برائے عہدہ تھرڈ ماسٹری بمشاہرہ ۶۰ تا ۸۰ ماہوار ضرورت ہے۔ درخواست پرنسپل صاحب کی خدمت میں ارسال کریں۔

المشتہر۔ پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول نوں

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ ڈیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب " ۱۲؍ عہ
غیر ممالک سے " ۱۲؍ سہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	[illegible]
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہو اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہو اور گھر اکر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچ لیں تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور قریب تیس برس سے مشہور اور مجرب ہیضہ کی انمول دوا ہو گرمی کے دست پیٹ کا درد و مروڑ اور شُل کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہو قیمت فی شیشی (۴؍) چار آنہ +
محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵؍) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہو اسکا رنگ بھی شل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہو یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہو ریاح کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہو پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ ہیضہ جی متلی اور پیشتر ہیضہ کا قائم ہونا سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ کود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہو +
قیمت فی شیشی ۸؍ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵؍ (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہو منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر دو یا زیادہ للعہ۔ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر دول چوکیں وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہو قیمت رکشا لعہ۹ سے ما صہ کر دول لعہ:۔
مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچہ سنڈے سکول
۲۵ صد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲؍ فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو۔ پادری ہیری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہو

کر بائبل کی تعلیم کیواسطے سب عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ دیسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہو یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہو۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعے +

میرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام (۵۰۰۰) اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا بنکمیں یہ روپیہ بدیں مطلب جمع کیا گیا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت- تاریکی چشم- دھند- جالا- پڑوال- غبار- پھولا- ابل- سرخی- ابتدائی موتیابند- پانی جانا- خارش- وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاسکیں- قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے- خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں- نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے +

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے:

۱- جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء کو تحریر فرماتے ہیں آج اس شفاخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو سردار میاں سنگھ آہلووالیہ کی فیاضی سے قایم ہوا ہے یہ شفاخانہ اہل شہر کے لئے بہت فایدہ مند ثابت ہوا ہے اور باشندگان بٹالہ کو سردار صاحب کا مشکور و ممنون ہونا چاہئے +

۲- میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں- استعمال کرکے مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے + راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل- ایم- ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳- جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب بالتسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا- حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی- آپ کا سرمایہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہے- واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے- اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے + راقم- مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ +

۴- جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب آہلووالیہ سلامت برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ میرہ قسم اعلیٰ قیمتی تین روپیہ فی تولہ ذیل کے پتہ پر وی- پی- عنایت کیجیگا- جناب سردار صاحب میں نے آپکے سرمہ کو تین برس سے اپنی آنکھوں پر استعمال کرکے آزمایا نہایت مفید پایا میں نے سب انگریزی دوا استعمال کیں مگر جو فائدہ آپکے سرمہ سے ہوا کسی سے نہیں ہوا آنکھ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے میں آپکا نہایت شکر گذار ہوں- راقم پادری- جی- ایچ اسمارٹ پریچر ایم- ای مشن انچارج ضلع رائے بریلی- ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء-

پادری ای- ایم ویری صاحب ڈی ڈی- اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی برادرز چھپا اور شایع ہوا